THE YOUTH PARLIAMENT OF PAKISTAN

VERBATIM REPORT

Thursday, May 07, 2009
SESSION FOUR

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Qura'an
2. Calling Attention Notices
3. Resolutions
4. Motion

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margalla Hotel, Islamabad, on 7th May, 2009 at 4'O clock in the evening with Madam Deputy Speaker (Miss Kashmala Khan Durrani) in the Chair.

Recitation of Holy Quran

اعوذ باالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

يخص برحمتہ من يشاء والله ذوالفضل العليم۔ ومن اهل الكتب من ان تامنہ بقظار يوده اليک ومنهم من ان تامنہ بدينار لايوده اليک الا مادمت عليہ قآمماً ذلک بانهم قالواليس علينا فى الامين سبيل ويقولون على الله الكذب وهم يعملون۔ بلىٰ من اوفى بعهده واتقى فان الله يحب المتقين۔ ان الذين يشترون بعهد الله وانمانهم تمناً قليلاً اليک لاخلاق لهم فى الاخرۃ ولايكلمهم الله ولاينظر اليهم يوم القيمة ولايزكيهم ولهم عذاب اليم۔

ترجمہ:- وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہےمخصوص کر لے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ بعض اہل کتاب تو ایسے ہیں کہ اگر انہیں تو خزانے کا امین بنا دے تو وہ تجھے واپس کر دیں اور ان میں سے بعض اسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک دینار بھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ تو اس کے سر پر ہی کھڑا رہے، یہ اس لیے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ہم پران جاہلوں(غیریہودی) کے حق کا کوئی گناہ نہیں، یہ لوگ باوجود جاننے کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہتے ہیں۔ کیوں نہیں (مواخذہ ہو گا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور پرہیز گاروں سے محبت کرتا ہے۔ بے شک جو لو گ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کر گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(سورہ آل عمران۔ آیت: 74 تا77)

میڈم ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

The first item on the agenda today is a Calling Attention Notice by Mr. Muhammad Sadan Nasir.

Mr. Muhammad Sadan Nasir: Thank you Madam Speaker. Invites the attention of the honourable Youth Prime Minister towards the recent killings of political leaders in Balochistan. These killings have resulted in increased sympathy for separatists and have given opportunity to miscreants for executing anti-Pakistan propaganda in Balochistan.

میڈم سپیکر! جیسے ہم جانتے ہیں کہ بلوچستان کا issue ایکpolitical مسئلہ ہےاوراس ایک political solution دردکا ہے اس میں جو political demands ہیں وہ بالکل بجا ہیں اور ان political demands کوفیڈرل کو meet کرنا چاہیے۔ یہ struggle بہت عرصے سے جاری ہے اور اس struggle میں moderate elements بھی ہیں جو کہ involved ہیں اور وہ peacefully پورے ایجنڈا کو pursue کر رہے ہیں لیکن کچھ elements ایسےبھی ہیں جو اس political process پر یقین نہیں رکھتے اور انہوں نے اس وقت بلوچستان میں ایک قیاس create کیا ہوا ہے۔ ایک اور بات جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا وہ یہ ہے کہ بلوچستان میں RAW supported activities کی جا رہی ہیں ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں جو political leaders کی killings ہیں وہ شاید اس RAW یا کسی اور elements کا کیا دہرا ہے بجائے اس کے کہ پاکستان کی اپنی آرمی یا ISI ایسا کرے۔

اس میں جو سب سے بڑی problem create ہو رہی ہے وہ یہ ہو رہی ہے کہ وہاں کی جو یوتھ اور لوگ ہیں ان کو ایکline create کی جا رہی ہے.towards ethnic violence and ethnic discrimination یہ ایک سب سے بڑی خطرناک بات ہے اور ہم نے recently دیکھا ہے وہاں پر بہت زیادہ دوسرے settlers اور جو باقی قومیں ہیں ان کےخلاف کافی زیادہ قیاس create کیا جا رہا ہےاورہم روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ وہاں بہت زیادہ violence incidence ہو رہے ہیں۔ اس کا solution یہی ہے کہ لوگوں کو aware کیا جائے کہ وہ جو آزادی کے نعرے لگا رہے ہیں یہ کوئی solution نہیں ہے۔ آپ کے پاس examples ہیں کہ جو تامل ٹائیگرز سری لنکا میں کر رہے ہیں اور ان کو جس طرح سے defeat ہور ہی ہے، انہوں نے بہت زیادہ violence کیا لیکن in the end جو result نکل رہا ہے وہ یہی ہے کہ تامل ٹائیگرز کو defeat ہورہی ہے اور Srilankan Army کافی حد تک کامیاب ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ہم حماس کو دیکھتے ہیں کہ وہ Philistine کو جس طرح سے خراب کر رہی ہے جو کہ political process کے through solve ہو سکتا ہے لیکن حماس اور اس قسم کی جو چھوٹی insurgencies ہیں وہ اس problem کو زیادہ خراب کرتی ہیں۔

اس کا solution straight forward کچھ حد تک ہے کہ آپ education opportunities create کریں، لوگوں کو awareness provide کریں ، economic stability and justice لے کر آئیں۔ میں یہی کہنا چاہتا تھا۔ شکریہ

Madam Deputy Speaker: Honourable Abdullah Zaidi.

جناب محمد عبداللہ زیدی: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج حالات بہت serious ہیں، آج بلوچ مائیں Baloch nationalist شہیدوں کی کہانیاں سنا کر بڑا کرتی ہیں، آج بلوچ بچے nationalist ترانے گاتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمارا رویہ ان کے ساتھ یہ ہے کہ ہم تین بلوچ nationalist leaders کو مار دیتےہیں۔ پھر ہمارے Interior Minister صاحب سینیٹ میں بیان دیتے ہیں کہ وہ جو بلوچ nationalist leaders تھے ان کا کوئی اور جھگڑا تھا، Indian involvement تھی اور افغانستان تھا۔ ان کو اپنے دشمنوں کے ساتھ compare کرتے ہیں۔ زخم پر نمک

چھڑکنے والی بات کرتے ہیں۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سیدھی سیدھی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جب پچھلی بار بلوچستان ایجنڈے پر تھاتو تب بھی یہ suggestہوا تھا ، اس کو کم سے کم Chief Executive سے head کیا جائے کیونکہ کمیٹیاں پہلے بھی بنی ہیں لیکن ان کی recommendationsکو honour نہیں کیا جاتا ۔ Make sure کیا جائے کہ انہیں honour کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ بلوچستان میں ایک بہت اہم development ہے وہ یہ ہے کہ ریکیڈیورو میں gold and copper mines ہیں جو کہ بڑے علاقے پر محیط ہیں اور اگر یہ mines کھول دی گئیں اور ان کے mining process کو expedite کیا گیا تو یہ چالیس سال تک چلیں گی اور یہ فوری طور پر بارہ ہزارہ لوگوں کو employ کریں گی۔ ان جیسے processes کو expedite کیا جائے۔ یہ وقت سرداری نظام پر بات کرنے کا نہیں ہے، ارباب اختیار سرداری نظام کو چھوڑ دیں، بلوچوں کے زخموں پر نمک چھڑکنا چھوڑ دیں۔ اس وقت NFC کی بات کریں، provincial autonomy کی بات کریں، Qazi court reform کی بات کریں، Levy forces کی بات کریں۔ بلوچوں کو ان کی اپنی غلطیاں بتانا چھوڑ دیں اور ان کے زخموں پر مرہم رکھیں۔ بہت بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Sufian Bajar.

جناب سفیان احمد بجار: شکریہ میڈم سپیکر۔ جیسا کہ فاضل ممبر نے NFC Award کی بات کی۔ میں اسی پر آؤں گا کہ اگر ہم NFC Award 2004-5 کو on ward study کریں تو میں آپ کو ایک example دوں گا کہ 2004 کے NFC Award میں اگر پاکستان کے پاس hundred percent revenues تھے تو اس میں سے پنجاب کا revenue 56% share تھا اور اسی طرح سندھ کو 20% something revenues ملے تھے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ بلوچستان کے لیے 2% revenues تھے۔ وہ ایریا which is biggest province in Pakistan اور جس کے land resources اتنے زیادہ ہیں اور جس کی پنجاب اور دوسرے صوبوں کے success میں اتنی contribution ہے۔ جس کے resources natural gas سے پنجاب بھی چل رہا ہے اس کے لیے صرف 2% رکھے گئے۔ That is less then the budget, that is consumed by only Islamabad. صرف اسلام آباد capital میں اس سے زیادہ بجٹ utilize ہوتا ہے۔ دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ یہ کہیں کہ جو Baloch tribal leaders ہیں ان کو اگر ہم چھوڑ دیں تو ہمیں یہ بات جاننی پڑے گی کہ بلوچستان میں ابھی بھی tribal society ہے، وہاں پر بلوچ ابھی بھی tribal leaders کو follow کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ وہ ترقی نہیں ہونے دیتے ، تین چار سال ہو گئے نواب اکبر بگٹی کو تو آپ نے مار دیا، وہاں ڈیرہ بگٹی میں کیا ترقی ہو گئی ہے،؟آج تک وہاں پر کیا development ہوئی؟وہاں پرآپ نے کون سی یونیورسٹی بنا دی۔ پورے بلوچستان میں بلوچستان نیشنل یونیورسٹی ، کوئٹہ کی تھوڑی سی recognized ہےاس کے علاوہ میں نہیں جانتا کہ کوئی یونیورسٹی ہے بھی یا نہیں ۔

دوسری بڑی بات میں کہوں گا کہ یہ جو settlers کا issue ہے، ٹھیک ہے settler جہاں جانا چاہتا ہے وہ پاکستانی ہے جائے لیکن آپ settlers کو important وہ designation دے رہے ہیں جو کہ بلوچوں کا right ہے۔ I.G بلوچستان پنجابی کیوں ہے؟ کیا بلوچ اتنی sense نہیں رکھتے کہ وہ خود اپنی آپ کو police کر سکیں؟ کیا بلوچ اتنی sense نہیں رکھتے کہ بلوچستان سیکرٹریٹ میں، چیف سیکریٹری اور other officials ا بلوچ ہو سکیں؟ جب تک یہ ہوتا رہے گا تو ان کی hatred پنجابی سے بڑھتی رہے گی اور وہ جو پنجابی فوج کہتے ہیں وہ اس لیے کہتے ہیں کہ the national army also have very less baloch representation. اس میں زیادہ تر پنجابی ہیں۔ اگر ہم ان کے grievances دور نہیں کریں گے تو hatred بڑھتی رہے گی ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. For the information of the honourable members, Balochistan is at east 5 government universities, 3 in Quetta that is the Women University, Balochistan University, Balochistan University of Information Technology Engineering and Management Sciences. There is a university in Uthal as well, there is an Engineering University Khuzdar as well and they have multiple private universities.

Mr. Sufian Ahmad Bajar: Point of order. Just Lahore has more then these number of universities.

Madam Deputy Speaker: No, no this is not for something to criticize anyone of you. It was just to provide information. Honourable Abdullah Leghari.

جناب عبداللہ خان لغاری: شکریہ محترمہ سپیکر۔ یہ جو calling attention notice جس میں بلوچستان میں ہونی والی قتل وغارت اور اس کے بعد ہمارے Interior Minister جناب رحمن ملک صاحب جنہوں نے کہ ابھی نئی نئی Interior Ministry کی job سنبھالی ہے، انہوں نے سیٹیٹ میں بڑے کھلے طریقے سے اظہار کرنے کی کوشش کی کہ یہ جو بھی بلوچستان کے راہنما تھے یہ دراصل Indian agents تھےاور ان کا تعلق RAW سے بھی بتایا جا رہا تھا اور یہ بھی بتایا جا رہا تھا کہ شاید Indian elements involve ہوں۔ وہ اس موقع پر شاید یہ بات بھول رہے تھے کہ بلوچستان کی جو نمائندگی already ہے، جس میں ان کو already cut back دیا جاتا ہے، جس میں ان کے ساتھ already استحصال اور نہ انصافیاں کی جا رہی ہیں۔ بغیر کسی شواہد کے وہ ایک اور ناانصافی کرنے جا رہے ہیں، اس طرح سے وہ اس قتل و غارت کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ گویا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ شاید بلوچستان میں جو بھی ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ہمیں یہ بات بہت clearly سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جو قتل و غارت وہاں پر ہوئی ہے ، چاہے وہ political leaders کے حوالے سے تھی تو اس علاقے میں ان کا ایک certain

ہیں۔ آج political activities ہے، ان کی history ہے، جتنی دیر وہ وہاں پر رہ رہے ہیں ان کی ایک mandate سے پہلے تو ان کو یہ یاد نہیں آیا کہ وہاں انڈیا سازش کر رہا تھا یا وہ سازشی عناصر تھے اور ان کو کس طریقے سے پکڑا جاتا۔ جب ان کا قتل ہو گیا اور اس چیز کا issue بنایا گیا اور investigation کا مطالبہ کیا گیا تو پھر رحمن ملک صاحب کو یاد آیا کہ وہ شاید Indian agents تھے۔ ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ خاص طور رپر بگٹی قبائل کے حوالے سے،برامداغ بگٹی کی quotation quote کروں گا کہ انہوں نے میڈیا پر یہ بات کی کہ ہمیں پاکستان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا، پاکستان ہماری طرف سے رہے یا نہ رہے، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے ، ہم غلامی کی صورت میں نہیں رہ سکتے۔ جناب! condemnable بات یہ ہے کہ یہ بات کرکے انہوں نے کئی بلوچوں کا سر شرم سے جھکا دیا کہ ان کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ اس صوبے کا استحصال کیا جا رہا ہے اور اس کو اس کے rights دیئے جانے چاہییں لیکن ساتھ ساتھ ہمیں ان elements کی طرف سے کوئی certificate نہیں چاہیے کہ جو کابل میں بیٹھ کر operate کر رہے ہیں، جنہیں انڈیا اور امریکہ کی طرف سے foreign funding دی جا رہی ہے اور still وہ اس بات کو مانتے نہیں ہیں اور بجائے اس کے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ انڈیا اور امریکہ شاید بلوچستان میں آئیں تو ہم ان کو welcome کریں گے۔ اس کے علاوہ جو بھی situations رحمن ملک صاحب نے بیان کیں، Indian agents کے حوالےسے اور اپوزیشن کے حوالے سے جن کا قتل ہوا وہ انتہائی condemnable بات ہے اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Ansar Hussain.

جناب عنصرحسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب پہلے تو میں دکھ کا اظہار کروں گا کہ بلوچستان میں جو ہمارے political leader کو قتل کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے تو بلوچستان کی strategic importance دیکھ لیں کہ آدھا پاکستان بلوچستان ہے، اس کے باوجود from the very beginning ہم نے اس کو ہر طرح سے نظرانداز کیا ہے۔ یہ اشد ضرورت ہے کہ ہم بلوچستان کے مسائل کو in true spirit حل کرنے کی کوشش کریں نہ صرف اس کو سر سے اتارنے کے لیے کریں بلکہ commitments show کر کے بلوچستان کے لوگوں کی grievances کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ موجودہ جمہوری قوتوں کو چاہیے کہ بہت زیادہ کام کریں، علیحدیگی پسند تحریکیں بلوچستان میں عروج پر ہیں، ہمیں ان کو دیکھنا پڑے گا۔ یہ المیہ کی بات ہے کہ سوئی سے سوئی گیس تو نکلتی ہے اور یہ مری تک available ہے لیکن بلوچستان کے علاقوں میں سوئی گیس موجود نہیں ہے۔ وہاں پر political activities بہت زیادہ ہونی چاہییں، reconciliation کی طرف جانا چاہیے، general immensity دینی چاہیے کیونکہ ان پر ہم نے اتنے زیادہ ظلم ڈھائے ہیں کہ ہم دوبارہ table talks کر کے اور trust gain کر کے ان کو surety دینی چاہیے کہ ان کو development کے راستے پر رکھ دیں۔ شکریہ۔

Mr. Muhammad Abdullah Zaidi: Madam Speaker, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی زیدی صاحب۔

جناب محمد عبداللہ زیدی: میڈم سپیکر! میں صرف ایک چھوٹی بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اگر کوئی بلوچی نوجوان یا سردار یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے آزادی چاہیےتو میرے خیال سے آپ نے جو ان کے ساتھ کیا ہے تو کم ازکم اس وقت خصوصاً انہیں اپنا دشمن نہ سمجھیں۔اگر میں بلوچستان میں جوان ہوا ہوتا اور تھوڑا بھی ذیشعور ہو تا تو یقیناً independence مانگتا۔ UN Charter ہے، آپ کی USB اور UK بھی divided ہے۔ اس لیے اس وقت یہ باتیں کرنے کی نہیں ہیں، جو علیحدیگی مانگ رہے ہیں ان کو دشمن نہ سمجھیں کیونکہ جو آپ نے کیا ہے please اس کو alleviate کرنے کی بات کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی احمد نور صاحب۔

جناب احمد نور: میڈم سپیکر! انہوں نے United Nation کی charter کی بات کی ہےتو یہ بھول چکے ہیں کہ 1948 میں یہ resolution pass ہو چکی ہے، کشمیر کو آزادی نہیں مل رہی اور اب یہ ہمیں United Nation کے charter کی بات یاد دلا رہے ہیں۔ یہ وہ اپنے پاس رکھیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Hamid Hussain.

جناب محمد حامد حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہاں میں دو باتیں کہنا چاہتا ہو ں کہ جو honourable parliamentarians نے کہا کہ ان کا قتل RAW نے کیا یا اس میں انڈیا involve ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ State of Pakistan کی کیا responsibility رہ جاتی ہے کہ اگر وہ یہ کہہ دیں کہ یہ کام RAWنے کیا ہے،انڈیا نے کیا ہے، کسی اور ایجنسی نے کیا ہے یا ان کی اپنی دشمنی تھی ۔ پاکستان کا Article 9 and 10 ایک پاکستانی شہری کو اس کے جان و مال کی بھرپور تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ کیا Constitution کا Article 9 and 10 بلوچستان کے لیے معطل کر دیا گیا ہے؟ اگر تین راہنما ؤں کا قتل کر دیا جاتا ہےتو اس کے حوالے سے یہ کہا جا تا ہے کہ یہ انڈیا نے کیا ہے یا اس میں RAW involve ہے یا ان کی اپنی دشمنی ہے۔ پاکستانی سٹیٹ کو سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ جو کوئی بھی تھا اگر وہ political worker تھے تو ان کی اپنی دشمنی تھی۔ سب سے پہلے a as a Pakistani, not as Balochi, کسی اور چیز کو بھی side پر رکھ کر سب سے پہلے ہر شہری کو اس کے جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دینی چاہیے۔ اس کا ایک اور aspect یہ ہے کہ political workers state and individual کے درمیانbridge قائم کرتے ہیں اگر یہ bridge ٹوٹتے رہیں گے اور اسی میں gap آتا رہے گا تو state and individual میں communication بڑھ جائے گا۔ ہمارے ایک ممبر نے کہا کہ وہاں پر political activities کرنی چاہییں۔ اگر اسی طرح لوگ مرتے رہے اور یہاں تک کہ leader اور کارکن مرتے رہیں گے اور اسی طرح تشدد ہوتا رہے گا تو کون اس بات کی ضمانت دے گا کہ یہاں پر political activities کوجاری رکھا جا سکے گا۔ شکریہ۔

Miss Hira Batool Rizvi: Madam Speaker, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ہرا بتول صاحبہ۔

آنسہ ہرا بتول رضوی: I was just said کہ ایک ممبر نے کہا تھا کہ اگر میں ذیشعور بلوچی ہوتا تو پھر آپ کو پتا چلتا کہ بلوچستان میں جو actually بلوچی ہیں وہ independence نہ مانگ رہے ہوتے کیونکہ بلوچستان میں جو بلوچی ہیں وہ وہاں پر کچھ بھی نہیں کر رہےthey have no jobs ان کے پاس ایجوکیشن نہیں ہے جوکہ انہوں نے حاصل نہیں کی، اور جو وہاں پر پنجابی اور پٹھان ہیں the Pathans have all the posts, I mean all the industries and the Punjabi's there, all the working class. ابھی recently بلوچستان میں یہ ہوا ہے کہ Punjabi who was the Barber, was burnt to death and the worst part is that non of us and non of the Pakistani, I mean other then Balochistan, knows what's happening there. So, what we need over here is that a media should go to Balochistan if possible and get the facts for us because the people out of Balochistan don't know what exactly is happening. So, we cannot debate on this because we don't know what's happening in that province and the people from Balochistan know everything. You know we should have forums, seminars, so that we get to know what's happening there. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister to make a brief statement about it.

جناب وزیر اعظم: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس دفعہ اس سیشن میں ہم دوبارہ بلوچستان issue پر discussion کر رہے ہیں کیونکہ یہ issue اب اتنا grave ہو گیا ہے کہ اس پر discussion ہونی چاہیے تاکہ پاکستانی قوم سمجھ سکے کہ کیا کیا problems ہیں جو کہ پاکستا ن کی internal security کو threat کر رہے ہیں۔

میڈم سپیکر! ہماری جو گورنمنٹ ہے اس کو solve کرنے کے لیے three tires approach اپنائے گی۔ ہماری پہلی کوشش یہ ہو گی کہ جو بلوچستان اور پورے پاکستان میں democracy continue رہ سکےکیونکہ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان میں جو military dictatorship کا era گزرا ہےاس نے power کو decentralize کرنے کی بجائے centralize کر لیا تھا اور بلوچستان کے سارےgrievances capital کے against منتقل ہو گئے تھے۔ جب power کی devolution ہو گی اور power نیچے آئے گی تو صوبائی خودمختاری ملے گی تو بلوچستان کےgrievances کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

میڈم سپیکر! جو 2nd tire approach ہےاس میں جو بلوچستان میں foreign funding آ رہی ہےبجائے اس کے کہ اس آرام سے دیکھا جائےبلکہ اسے iron hand سے نپٹا جائے گا اور کوئی بھی ایسا شخص جو RAW یا کسی دوسری foreign agency کے ساتھ ملوث پایا جائے اسے پاکستان کے قانو ن کے مطابق سزا دی جائے گی۔

میڈم سپیکر! 3rd tire approach کا تیسرا part یہ ہے کہ بلوچستان میں کسی بھی شخص کو اس کے گھر سے اٹھایا جاتا ہے تو بجائے اس کے کہ اسے کسی ایجنسی کے تحویل میں دے دیا جائے بلکہ اس کو پاکستان کےcourts میں لیجایا جائے تاکہ اگر کوئی صحیح ہے تو اسے باعزت رہا کیا جائے اور اگر اس پر کوئی الزام ثابت ہوتا ہے تو اسے میڈیا اور عوام کے سامنے لیجایا جائے۔ بلوچستان کے بارے میں یہ ہماری long term strategy ہو گی اور انشاء اللہ ہماری پارلیمنٹ اس پر مل کر کام کرے گی اور جوبھی committeesاس reportکو finalize کریں گی اس پر ہر حال میں عمل کیا جائے گا۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Speaker: Thank you. The 2nd item on the agenda today is again a Calling Attention Notice by Mr. Abudllah Lahghari.

Mr. Abdullah Laghari: Thank you Madam Speaker. Invite the attention of the Honourable Youth Prime Minister regarding the implementation of Nizam-e-Adal regulation is Swat and the problems associated representing hindrance to peace in the region.

میڈم سپیکر! نظام عدل کا معاہدہ جو کہ سوات میں introduce کیا گیا ۔ اگر ہم تھوڑا سے پیچھے جائیں تو سوات کے حالات اس ملک کو ایک خطرے کے طور پر درپیش تھے اور نہ صرف سوات بلکہ سوات کی اردگرد کی ساری belt اس کے زد میں آ رہی تھی، بہت ضروری تھا کہ اس علاقےکے لوگوں کی بات سنی جائے تاکہ پاکستان جس دوراہے پر کھڑا ہے جس میں suicide bombing سے لے کر دہشتگردی کے کئی واقعات جنم لے رہے ہیں۔ اس کے پیچھے طالبان ہیں یا وہاں کے local residential ہیں ان کی بات سنی جائے۔ میں پہلے اس بات پر آؤں گا کہ جناب آصف علی زرداری صاحب نے اس پر late sign کیا اور اس عمل کو تاخیر سے پورا کیا جس کی وجہ سے کافی problems aggravate ہوئیں اورنہ صرف aggravate ہوئی بلکہ کئی سوالات نے جنم لیا جس کا کہ جواب شاید حکومت وقت پاس تھا لیکن اسے صحیح طور پر handle نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد اس چیز کو پارلیمنٹ میں پیش کیا گیاجسے کہ majority نے approve کیا اور وہاں پر نظام عدل ریگولیشن کو impose کیا گیا۔

یہاں پر یہ بات بہت اہم ہے کہ اس پوری situation میں صوفی محمد کا کیا کردار رہا ۔ اس حوالے سے ہمیں background میں جانے کی ضرورت ہے کہ صوفی محمد صاحب کو اس پوری situation میں ایک

mediator and arbitrator کے طور پر سامنے رکھا گیا کہ وہ اس علاقے کے لوگوں اور طالبان سے بات کریں اور انہیں اس چیز پر motivate کریں کہ نظام عدل ریگولیشن جس میں کہ وہ شریعت کا نفاذ چاہتے تھے اور اس کے associated کئی factors تھے جس پر کہ وہ emphasize کر رہے تھے کہ اس کو عمل میں لایا جائے۔ یہاں میں کہوں گا کہ صوفی محمد کا کردار انتہائی مایوس کن رہا اور نہ صرف مایوس کن بلکہ صوفی محمد نےجلسہ عام سے جس طرح کی تقریر کی ، انہوں نے جمہوریت کو کفر کا نظام قرار دیا، سپریم کورٹ کو غیر آئینی قرار دیا اور اس میں اپیلیں کرنے والوں لوگوں کو کافر قرار دیا، ایک جگہ وہ کہہ رہے تھے آئین پاکستان کا تحفظ کروں گا اور دوسری جگہ انہوں نے کہا کہ وکلاء اور judges کی movement کفر کا نظام تھی اور اس پورے چکر میں یہ غیرآئینی ہے۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک شخص جس کو کہ آپ نے وہاں mediator کے طور پر بھیجا، جس کےساتھ آپ کے معاملات طے ہوئے اور آپ نے ان کو طالبان اور اس پوری situation کو resolve کرنے کے لیے bridge کے طور پر استعمال کیا، انہوں نے ایک back fire کیا اور نہ صرف back fire کیا بلکہ اس حوالے سے problems create کیا گئیں۔

اس حوالے سے ہمیں دیکھنا ہو گا کہ جیسے ابھی latest دارالقضا کے حوالے سے بات کی گئی۔ سرحد حکومت نے اعلان بھی کیا اور نہ صرف اعلان کیا بلکہ اس چیز کی implementation کے لیے ان کی نیتیں بالکل صاف تھیں لیکن صوفی محمد صاحب سے اسے ماننے سے انکار کر دیا جس کے بعد بونیر اور اس پورے علاقے میں آپریشن شروع کیا گیا۔ بات سمجھنے کی یہ ہے کہ اگر یہی لوگ اگر آاج mediator کے طور پر سامنے نہیں آئیں گے اور اس پوری situation کو solve نہیں کریں گے تو آئندہ آنے والے وقت میں پاکستان کو بہت زیادہ repercussions, suicide bombing and unrest کی صورت میں bear کرنا پڑ سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. May I have the speakers list.

(The speakers list had been provided)

Ahmad Noor sahib, I would prefer you sit your own seat which is next to the one you sitting because you not allow to speak from any one else. According to the sitting arrangement, I have there should be five seats.

جناب احمد نور: میڈم! میرا نام تو یہیں لکھا ہوا ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد علی بابر صاحب کی سیٹ پر احسن یوسف چوہدری صاحب کو یہاں پر بیٹھنا چاہیے تھا۔ جی احمد نور صاحب آپ بولیے۔

جناب احمد نور: شکریہ میڈم سپیکر۔ سوات کا ایک معاہدہ تھا کہ جس کے base پر نظام عدل کا یہ peace ہوا کہ ہم آپ کو نظام عدل دیں گے اور آپ بندوق رکھ دیں گے لیکن یہ بھی ایک ambiguity ہے کہ اس معاہدے میں یہ تھا کہ آپ اسلحہ رکھیں گے یا نہیں کیونکہ بعد میں انہوں نے انکار کیا۔ یہ اس علاقے میں ایک development تھی اور سوات کے لوگوں کو کئی دن امن ملا، مگر بعد میں یہ پتا نہیں چلا کہ کس نے کیا کیا اور یہ جو امن کا پروگرام تھا وہ ناکام کیوں ہوا۔

اس کے لیے میری نظر میں دو تین actors ہیں جو کہ اس کے failure کی وجہ ہیں۔ ایک تو میں یہ blame کروں گا کہ اس معاہدے کو international level پر پاکستانی عوام سے request کیا کہ آپ اس regulation اور معاہدے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔

دوسرے نمبر پر صوفی محمد تھا جس نے کہ stone age کی سو چ والی باتیں کیں، وہ democracy کے خلاف بولا جس کی وجہ سے گورنمنٹ اس کے خلاف ہوئی۔ گورنمنٹ نے یہ ambiguity create کی کہ صرف یہی معاہدہ ہی نہیں وانا میں جوشکائی معاہدہ ہو ا تھا وہ بھی ناکام ہوا، South Waziristan میں سرحدوں کا معاہدہ وہ بھی ناکام ہوا لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا کون responsible ہے۔ اس کے لیے ایک کمیٹی ہونی چاہیے کہ کہاں کہاں پر problem ہوئی ہے، غلطی کس کی تھی اور گورنمنٹ سے کیا کیا کمزوریاں ہوئی ہیں۔ وہاں کے طالبان، صوفی محمد یا جن لوگوں کے ساتھ آپ معاہدہ کر رہے تھے اس کی تفتیش ہونی چاہیے اور یہ قوم کے سامنے لایا جائے کیونکہ یہاں پر تو ambiguity ہے، کوئی کہہ رہا تھا کہ ہم نے اسلحہ رکھنے کی بات نہیں کی۔ گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ آپ اسلحہ رکھیں گے۔ ایک اور بات ہے کہ 1995 میں صوفی محمد کے شریعت کے نظام پر جو مالاکنڈکے مقام پر خونریزی ہوئی۔ اس کے بعد 2001 میں افغانستان میں دس ہزار لوگوں کو مرا دیا اوروہاں سے واپس آیا اور اسے جیل میں ڈال دیا گیا۔ آج اسے رہا کر کے اتنا important task کیوں دیا گیا۔وہ چالیس سال سے اپنی سوچ کی تبلغ کر رہا ہے، اس کی books لکھی ہوئی ہیں اور اب اس کی democracyکے views کو base بنا کر معاہدے سے پیچھے ہٹنے لگے۔

میری ایک suggestion ہے اور میں گورنمنٹ سے request کروں گا کہ اب تو وہ سب کچھ قصہ پارینہ بن چکا ہےلیکن اب جو آپریشن شروع کیا گیا ہے اس میں innocent and civilian لوگوں کا نقصان کم سے کم کیا جائے، اندھا دھند shelling نہ کی جائے کہ معصوم لوگ اس کا نشانہ بنیں، جوہو اس کو fixed target کرو۔ لوگوں کو اتنا ٹائم دیں کہ وہ لوگ وہاں سے migrate کر جائیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Mohsin Saeed.

جناب محسن سعید: شکریہ محترمہ سپیکر۔ میں تھوڑا historical context میں جانا چاہوں گا ۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ سوات میں کافی زیادہ جانی نقصان ہواجو کہ تقریباً تین ہزار کے لگ بھگ تھااور تقریباً سات ہزار لوگ زخمی ہوئے، دو سو سے زیادہ سکولوں کو تباہ کیا گیا، ہزاروں افراد نے نقل مکانی کی، بنیادی صحت کے مراکز وغیرہ متاثر ہوئے۔ ا س کے بعد گورنمنٹ نےمجبور ہوکر صوفی محمد صاحب سے معاہدہ کیا۔ سوات 1969 پاکستان میں شامل ہوا تھا، اس وقت بھی وہاں پر نظام عدل نافذ تھا۔ اس کے بعد میاں نواز شریف صاحب کے دور میں وہاں دوبارہ نظام عدل نافذ کیا گیا۔ مشرف صاحب نے آکر اس کو repeal کر دیا۔ یہ نظام وہاں کے لوگوں کو جلدی اور سستا انصاف مہیا کرتا تھا، اس لیے وہاں کے لوگوں کا پرزور مطالبہ تھا کہ اس نظام کو نافذ کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ANP کی گورنمنٹ نے صحیح نیت کے ساتھ نافذ کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ ایسی قوتیں ہیں جو کہ یہ نہیں چاہتی کہ پاکستان آگے بڑھے۔ ہمارا ایک مسئلہ ختم ہوتا ہے تو دوسرا شروع ہو جاتا ہےجیسا کہ ابھی سوات میں ہوا۔ جب یہ نظام نافذ کیا گیا تو کافی زیادہ امن و امان ہو گیا تھا، لوگ واپس اپنے گھروں کو آنا شروع ہو گئے تھے لیکن دوبارہ یہ معاہدہ ناکام ہو گیااور سوات اور بونیر میں دوبارہ tension شروع ہو گئی۔

یہ بات صوفی محمد کے بیانات سے شروع ہوئی۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے تو صرف جمہوریت کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا لیکن جس شخص نے 12 اکتوبر 1999 کو practically جمہوری حکومت کو rollback کیا اور وزیر اعظم صاحب جو کہ عوام کے نمائندے تھے اسے گرفتار کیا۔ میں سب سے پہلے تو صوفی محمد صاحب کے بیان کو condemn کرتا ہوں لیکن جس شخص نے دو دفعہ آئین کو توڑا وہ تو اسی طرح پھر رہا ہے۔

(Thumping of desks)

میڈم سپیکر! ایک بندہ صرف بیان دیتا ہے اور دوسری طرف جو practically عمل کرتا ہے، چیف جسٹس آف پاکستان کو سڑک پر دھکے پڑتے ہیں، اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ میں یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ کو اس طرح کا کام کرنا چاہیے کہ اس کا کوئی منطقی انجام ہو۔ کم ازکم آپریشن اس بات کا حل نہیں ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Usman Ali. Honourable members, I would request you to be briefed because we have another motion to discuss and we do not have sufficient time. So, I would request you to kindly be briefed and what you say.

جناب عثمان علی: شکریہ۔ پہلے میں تھوڑا سا ہاؤس کو KNSMاور صوفی محمد کے حوالے سے brief کروں گا۔ یہاں صوفی محمد کو طالبان کے ساتھ associate کیا جا رہا ہے مطلب Sufi Muhammad has no hand in *Taliban*, in fact this is just say کہ وہ ہمارے بڑے ہیں مگر ان کی کوئی نہیں مانتا، اس پر کوئی emphasis نہیں دینے چاہییں۔

سوات میں جو نظام عدل ریگولیشن کا معاہدہ ہوا تھا اس سے یہ ہونا تھا کہ لوگوں کو speedy justice ملنی تھی، اب اگرچہ یہ accord ٹوٹ چکا ہے still I would like the Nizam-e-Adal regulation to be enforced in *Malakand Agency*. یہاں پر یہ conflict پیدا ہو گیا کہ صوفی محمد نے کہا کہ ججوں کی تقرری میں خود کروں گا لیکن صوبے کی authorities نے کہا کہ یہ کسی ایک فرد کاکام نہیں ہے، یہ صوبے کا کام ہے۔ لہذا long run کے لیے ہمارے پاس یہی solution ہے کہ سوات کے لوگوں کے لیے speedy justice کے لیے ایک solution دیں اور یہ نظام عدل اس کے لیے ایک اچھا solution ہےregardless of the conflict اگرچہ طالبان مانیں نہ مانیں کچھ بھی ہو لیکن نظا م عدل کو continue رہنا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Abdullah Zaidi.

جناب محمد عبداللہ زیدی: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ میں بات اس طرح سے شروع کروں گا کہ جو سوات میں positive or negative develop ہوئی ہےاس کی وجہ کیا ہے۔ میرے خیال سے اس کی دووجوہات ہیں ، ایک تو انصاف کی فراہمی نہ ہونا اور دوسری economic disparity ہے۔ انصاف کی فراہمی نہ ہونا تو آپ judicial reform سے طے کریں یا نہ کریں لیکن اگر معاشی ترقی نہیں دے سکتے تو land reform لا کر معاشی تفریق تو ختم کر سکتے ہیں۔ آج کیا ہو رہا ہے، آج land lords ان کو کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کی زمین بیچ رہے ہیں we will get one third of the deal باقی جو ہے وہ tenants لے لیں گے۔ جو dormant mines ہیں ان کو دوبارہ deal کیا جا رہا ہے، *Taliban* get one third of the deal. تو ظاہری سی بات ہے عوام نے دوسری طرف کا ساتھ تو دینا ہے۔ جو کام state کو کرنا ہے وہ آج طالبان کر رہے ہیں۔

میں جس بات پر بڑا پریشان ہوتا ہوں وہ یہ ہے کہ ANP کا secular vote bankہے، میرے خیال سے ANP کے manifesto میں نظام عدل کا کوئی ذکر وغیرہ نہیں تھا۔ANP نے جب یہ invoke کیا تو یہ بات میری سمجھ سے باہر ہےاور پیمانہ بھی جانچنا چاہیے کہ کون شریعت چاہتا ہے، I doubt کہ لوگ مالاکنڈ میں شریعت چاہتے ہیں۔ میرے خیال سے اور وجوہات ہیں جو کہ اس میں culminate ہوئی ہیں، اگر دس ہزار یا بیس ہزار آ کر کچھ مانگنے لگتے ہیں تویہ ضروری نہیں ہے کہ ساری عوام یہ مانگ رہی ہے۔ جو نظام عدل نافذ ہوا یہ ہے بھی as for the Constitutional amendment جو کہ ضیاء الحق صاحب نے ہمارے constitution میں invoke کروائی تھی۔ میرے خیال سے اگر قاضی کورٹ سے بھی انصاف نہ ملا تو پھر ایک secular revolution آئے گا جیسے کہ Righteous Revolution آیا۔ مجھے یہ معاملہ solve ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister to make a brief statement.

جناب وزیر اعظم: شکریہ میڈم سپیکر۔ نظام عدل ریگولیشن کے document کا میں نے thoroughly مطالعہ کیا ہے۔ جہاں پر کچھ لوگوں کو شریعت کے یا کسی اور شریعت کے part پر controversy لگتی ہے، اس میں جو speedy justice provide کرنے کا طریقہ کار طے کیا گیا وہ اس طریقہ کارسے حد درجہ بہتر ہے جو عام طور پر ہماری sessions courts or high courts میں رائج ہیں، جس میں لوگوں کے مسئلے تین یا چھ مہینے میں بغیر کسی ڈر یا دباؤ کے solveہو سکتے ہیں۔Basically نظام عدل کی جو regulation ہے وہ ایک بہت اچھی document ہے۔

میڈم سپیکر! میں نے جو زیادہ تر reservations ہاؤس میں دیکھی ہیں وہ اس بات پر ہیں کہ جس طریقے سے نظام عدل کو regulate کیا گیا اسے وہاں سوات میں enforce کیا گیا۔ اب چاہے کوئی اسے بندوق کی زور پر turn کرے یا کسی اور طریقے سے turn کرے لوگوں کو اس بات کی preservations ہیں۔ اسے صحیح طریقےسے handle نہیں کیا گیا جیسے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ mention کیا گیا کہ President نے اس پر sign کرنے میں تاخیر کی۔ باقی جو political stake holders تھے انہیں confidence میں نہیں لیا گیا تو یہ اس implementation میں ایک main خرابی ہے۔

دوسری جو main suggestion ہاؤس میں generate ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ problem انصاف کی فراہمی ہے کہ اگر گورنمنٹ عوام کو انصاف فراہم کرتی ہے اور اگر کوئی ایسا regulation انصاف فراہم کرتا ہے توعوام کا turn اس side پر ہو گا۔ ہماری پالیسی یہ ہو گی کہ ہر حال میں جو ہماری عوام ہے چاہے وہ سوات کی ہو، چاہےفاٹا کی ہو اور چاہے کراچی کی ہو انہیں ہر حال میں ایک speedy justice کا فارمولا دیا جائے،جس طرح کی suggestion ہے اس کے مطابق جو ان کی economic disparity ہے اس کو ختم کیا جائے تاکہ جو لوگ weapons اٹھاتے ہیں ان کو popular support نہ مل سکے اور اس situation کو آرام سے handle کیا جا سکے۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. The last item on the agenda today is a motion by Mr. Mohammad Essam Rehmani. Sir, just before you speak, I would request to have a list of 3 speakers from the Green Party. I already have 3 speaker from the Blue Party. That is due to the shortage of time. Mr. Rehmani you can continue.

Mr. Mohammad Essam Rehmani: Thank you honourable Speaker. I wish, we could have more time on this motion and this is the reason why it was a motion and not a resolution. So, we can have people to debate on it.

However, I want this House to discuss on the ongoing political, ethnic clashes and racial profiling on part of some of the Political parties in Karachi.

30th April, the figures are right in front of us, 31 died, 21 were *Pathans*. How it started I would like to give a briefing about it. *Dehiamshakro, Sarjani* area, where the bus stop of 4 k's is located, there is the huge amount of government land, that is available there. It's a very important locality because it links two very important sites of the city. It's links the site industrial area with the super highway. Now, this land is now being taken by a lot of groups, the land mafia's and these land mafia's are not just *Pathans* or the *Mahajirs* and the *Punjabis,* they belong from different areas.

Now, when this clash unfortunately happened, a group of land mafia killed a group of *Mahajir* land mafia's. Now, that gave others the chance to make it an ethnic issue. And they started disrupting the entire city and it wasn't just the people doing it, there were political parties involved in it. The three major political parties involved in Karachi at the moment. And that is the ANP, the Peoples Party and the Mutehida, MQM. Now people need to know when these three are together. Then there somebody who is Hippocrate in it and you need to identify this because a solution to Karachi lies of strategic importance. It is a hub of Pakistan, Karachi is not just for Sindh's, it's not just from *Mahajirs,* its not just for *Punjabis*. Karachi is part of Pakistan and we cannot isolate. This motion is over here needs recognition and debating upon. Thank you.

Madam Deputry Speaker: Thank you very much. Honourable Zamir Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت بہت شکریہ سپیکر صاحبہ۔ بات یہ ہے کہ جیسے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے land mafia کے بارے میں کہا۔ کب تک جو گورنمنٹ کہے گی اور ہم سنتے رہیں گے۔ یہ کہا گیا کہ ان واقعات میں land mafia کا ہاتھ ہے، یہ سرجانی ٹاؤن سے شروع ہوئے، وہاں گورنمنٹ کی زمین

تھی اور پھر اس motion میں میرے بھائی نے کہا کہ ongoing political ہے۔ یہ جنگ سیاسی جماعتوں کی تو ہے نہیں، اگر کوئی MQM کو سیاسی جماعت تصورکرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ سیاسی جماعت وکلاء، طلباء کسان ، مزدور اور ہاری پر مشتمل ہوتی ہے۔ مجھے بتائیں کہ MQM نے شہر کراچی میں کراچی بار کا الیکشن کب جیتا؟ یعنی وکلاء میں MQM نہیں ہے۔ طلبا ء میں آل پاکستان مہاجر سٹوڈینٹس آگنائزیشن جو کہ اب آل پاکستان متحدہ سٹوڈینٹس آگنائزیشن بنی چکی ہے، مجھے بتائیں کہ 30 سالوں سے اس نے کونسی یونیورسٹی میں الیکشن جیتا؟ اس کے بعد مزدوروں کی بات کرتے ہیں، شہرکراچی میں پاکستان سٹیل ملز، پی۔آئی۔اے، سول ایویشن، کراچی پورٹ ٹرسٹ، پورٹ قاسم یہاں پر مزدور unions کے referendum ہوئے اور تمام جگہوں پر MQMکی ضمانتیں ضبط ہو گئیں، سوائے KPT کے، یہ جگہ جگہ ہارے۔ یہ کراچی میں mandate کی بات کرتے ہیں۔ ہم MQM کو سیاسی پارٹی تصور نہیں کرتے، MQM ایک لسانی پارٹی ہے۔

میں اس میڈیا کے توسط سے صدر پاکستان آصف علی زرداری صاحب سے کہتا ہوں کہ خدا کا واسطہ اپنے اقتدار کی مت سوچو۔ان ڈیڑھ سالوں میں جب سے آپ نے اقتدار سنبھالا ہےپاکستان پیپلزپارٹی کے 65 کارکنوں کو MQMنے مارا ہے اور آج بھی کئی کارکنوں کی FIR's ان MQM کے لیڈران پر کٹی ہوئی ہیں۔

(Thumping of desks)

یہ جو واقعات ہوئے ہیں، الطاف حسین صاحب نے کہا CCPOکو change کردو، I.G کو change کردو۔ کیوں؟ ڈیڑھ سال تک تم ان کے ساتھ بیٹھے رہے، یہی CCPO تھا، یہی I.G تھا، تمہیں شعیب سڈل سے بھی تکلیف تھی، اس CCPO اور I.G سے بھی تکلیف ہے تو بتاؤ ہم کیا کریں؟

Madam Deputy Speaker: Zameer sahib, be careful with the language you use.

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم سپیکر! معذرت کے ساتھ کہ سچ کڑوا ہوتا ہے، ہم شہر کراچی سے نکل نہیں سکتے۔

Madam Deputy Speaker: There is a code of conduct.

جناب ضمیر احمد ملک: ہم شہر کراچی سے نکل نہیں سکتے، آج پاکستان پیپلزپارٹی کی گورنمنٹ ہے۔ اب ہم کیا کریں، ہمارے منہ سے ایسے الفاظ نکلیں گے، ہمارے پاس سیکورٹی نہیں ہے، ہماری مائیں ہمیں گھروں سے بھیجتی ہیں تو رات تک وہ روتی ہیں ، بار بار فون آ رہے ہوتے ہیں کہ کہاں ہو۔ بیٹے کے پتا ہی نہیں ہے کہ زندہ بھی ہے یا نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ MQM, پاکستان پیپلزپارٹی کی گورنمنٹ اور عوامی نیشنل پارٹی نے جن کا سندھ میں alliance ہے انہوں نے حالیہ واقعات کے بارے میں کہا کہ یہ land mafia کا کردار ہے۔ میرا ایک سوال ہے۔ یہاں

سارے باشعور لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں میڈیا بھی ہے، اگر ان واقعات میں land mafia کا کوئی کردار ہے تو 12 مئی میں کس کا کردار تھا؟ حکیم سعید کے قتل میں کس کا کردار تھا؟ شہید نجیب احمد 1990 میں اس شہر کراچی میں قتل کئے گئے اس میں بھی land mafia تھی؟ وکلاء کو زندہ جلا دیا گیا اس میں بھی land mafia تھی؟ میرا خیال ہے کہ اب یہ پاکستان پیپلزپارٹی اور اے۔این۔ پی کے ڈھکوسلے بند ہونے چاہییں۔ ANPبھی پختونوں کے نام پر کراچی میں سیاست کر رہی ہے اور ان دونوں کو اب واضح موقف اختیار کرنا ہو گا کہ الطاف حسین اور MQM شہرکراچی میں اپنا قبضہ چاہتے ہیں جو کہ ان کو گذشتہ 30 سالوں سے نہیں ملا، یہ قبضے کی جنگ ہے۔ خاص طور جیو ٹیلویژن جو کہ کراچی میں بہت مقبول میری ان سے گزارش ہے کہ آپ تو حقائق کو صحیح طرح پیش کریں، آپ نے بھی کہا کہ land mafia کی جنگ ہے۔ خدا کا وسطہ ہے یہ land mafia کی جنگ نہیں ہے، یہ غریبوں کی جنگ ہے، یہ MQM کے قبضے کی جنگ ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Abdullah Zaidi.

جناب محمد عبداللہ زیدی: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ میں بس چھوٹی سے بہت کروں گا کیونکہ زیادہ کچھ کہنے کو ہے نہیں، ضمیر صاحب نے زیادہ تر بتا دیا ہے۔ میرےخیال سے clarity کی ضرورت ہے، ہم کب تک خواب و آغوش میں پڑیں رہے گی کہ پاکستان میں ethnic مسائل ہیں ہی نہیں، پشتون مہاجر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ہم سب تو دوست ہیں، بھائی بھائی ہیں۔ ہمارا land mafia کا مسئلہ کا ہے، economic مسائل ہیں، بیرونی ہاتھ ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم یہ مان لیں کہ ہمارے ethnic مسائل ہیں اور ہم بیٹھ کر ان مسائل پر بات کریں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے یہاں فاضل ممبران اور کچھ میڈیا کا بھی رویہ ایسا ہی ہے ۔ میڈیا کو تو ویسے تو سب کچھ پتا لگ جاتا ہے، ساری deals پہلے سے پتا لگ جاتی ہیں لیکن اسے clashes میں میڈیا کو بھی کچھ نہیں پتا ہوتا، اس کو proven کرنے کی ضرورت ہے۔

کراچی میں جو اسلحہ ہےوہ بہت ہی important ہے، بہت ہی massive search operation or licensed and unlicensed weapons carry کرنے پر complete bar ضروری ہے ورنہ کراچی میں اسلحہ ہو گا تو امن بہت مشکل ہےاور اب آپ کوبیٹھ کر ethnic مسائل پر بات کرنی پڑے گی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Rafique Wasan.

جناب محمد رفیق وسان: شکریہ میڈم سپیکر۔ کراچی میں جو recent clashes ہوئے ہیں، ان کا context سندھ کے حوالے سے کیونکہ میں بھی سندھ ہی سے تعلق رکھتا ہوں being a representative of Sindh. Definitelyاس کے دو پہلو ہیں، ایک اس کا political dimension ہے اور دوسرا economicہے۔ اس کا political dimension اس طرح ہے جس کو ہم ethnic prospectusمیں دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں تین actors

ہیں، جس طرح رحمانی صاحب نے کہا کہ پشتون ہیں، MQM ہے اور Peoples Party ہے۔ Peoples Party خصوصاً interior سندھ سے سندھیوں کے mandate سے آئی ہے۔ مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی Federal میں Government بنتی ہے یا even سندھ میں بنتی ہے تو یہ ethnic violences کیوں شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ بھٹو کے دور میں شروع ہوئے پھر جب بے نظیر صاحبہ کا first tenure آیا تو اس میں شروع ہوئے پھر 93 میں ہوئے جب بھی Pakistan Peoples Party کی Government بنتی ہے تو وہاں پر یا تو سندھیوں کے ساتھ یا پھر MQM یا پشتون کے ساتھ اس طرح کے clashes یا murders even high profile murders بھی ہوتے رہتے ہیں۔

جہاں تک اس کا political dimension ہے ، وہ بات بالکل سمجھ میں آ رہی ہے کہ اس کا جو پورا aspect ہے اور جو dimension ہے، وہ ownership of resources ہے۔ Ownership of resources کی وجہ سے شاید MQM کو یہ fear ہے کہ جو سندھ میں demographic changes ہیں ، یہ special force migration کے حوالے سے بھی اس کو دیکھا جا سکتا ہے کیونکہ پشتون کے آبادی بڑی حد تک کراچی میں آباد ہو چکی ہے جو کئی سالوں سے ہے۔ شاید MQM کو as political party, as an ethnic group یہ fear ہے کہ resources کے حوالے سے پشتون اس پر over take نہ کریں۔

Economy کے حوالے سے جیسے رحمانی صاحب نے کہا کہ اس کے negative effects پاکستان کی economy کے حوالے سے ہیں I think, اس context میں دیکھنا بہت ضروری ہے۔ کراچی پورے پاکستان کی economy کے حوالے سے ایک economic hub ہے اور کراچی میں جب بھی ethnic violence ہوئی ہے تو اس کے اثرات پورے پاکستان میں ہوئے ہیں ۔ Specially یہاں پر being a سندھی representative میں یہ بات واضح کرنا چاہوں گا کہ specially کراچی میں سندھی ethnic group ہے، اس کے ساتھ بھی اس political ethnic violence میں سندھیوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں even اس حدتک بتا دوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی Government ہے، مگر آج بھی جو last government میں MQM related policies تھیں جو ان کی rural and urban divide پر مشتمل ہوتی ہیں، اب interior سندھ کے جو نوجوان ہیں، وہ کراچی کے اداروں میں داخلہ نہیں لے سکتے، کراچی میں universities میں interior سندھ کے لوگوں کے لیے ban ہے۔ کراچی کے medical colleges میں interior سندھ کے لوگوں کو داخلے نہیں مل رہے۔ اب جو current Government بھی مجبور ہے۔ شاید رحمانی صاحب کا یہ اشارہ تھا کہ Hippocratic کا role ہے، I don't know انہوں نے کس طرح کہا۔ میں یہاں پر کہوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کو واضح طور پر اپنا stand لینا چاہیے اور اس ethnic clash کو pragmatically analyze کرنا چاہیے اور کوئی ٹھوس حل کرنا چاہیے۔

جناب ضمیر ملک: میڈم ڈپٹی سپیکر! .point of order میں ایک چیز واضح کرنا چاہوں گا ۔ مجھے چھوٹی سی بات کی اجازت دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. ضمیر صاحب we are completely out of time, we cannot take points of order I have list of 3 more speakers..

جناب ضمیر ملک: میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ یہاں پر اس کو سندھی ، مہاجر کی جنگ نہ کہا جائے برائے مہربانی کیونکہ وہاں پر سارے پاکستانی ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ تشریف رکھیں۔

Honourable Ahmad Javed, I would request the honourable members to be brief because we are running out of time.

جناب احمد جاید: شکریہ محترمہ سپیکر۔ میں بہت briefly بات کروں گا کہ ہمیں اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نے سرحد اور فاٹا میں دیکھا ہے کہ weaponries society ہے جہاں پر free flow of arms ہو، وہاں پر شاید بہت time تک peace maintain ہو سکےلیکن ایک explosive situation آتی ہے تو it is very easy for it to get it out of control. یہاں کراچی میں جو پاکستان کا nerve centre ہے جو پاکستان کی economy کا centre ہے، ہم وہاں پر دیکھ رہے ہیں جو free flow of arms ہیں، وہ ابھی تک ہیں، جہاں پر ایک highly weaponries society exist کرتی ہے۔ ہماری security agencies کی طرف سے کوئی effort نہیں کی جا رہی to actually stem the flow of those arms. ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں کراچی کے اندر ابھی بھی جو general policy adopt کی جا رہی ہے، وہ dividend rule کی ہےایک group کو play up کیا جائے، ایک group کو suppress کیا جائے اور اس کے through ایک partial peace maintain کیا جائے، ایک artificial peace maintain کیا۔ I think ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سے پہلے کراچی کی disarmament کے لیے steps لینے چاہئیں۔ زیدی صاحب نے بہت اچھی بات کی کہ public display of weapons پر ban لگنا چاہیےاور ساتھ ہی ایک search operation start کرنا چاہیے at a massive scale that should not be violent that should not be aimed at killing people and that should be aimed at disarmament of people.

دوسری چیز یہ ہے کہ جو سیاسی جماعتوں کے role کی بات کی گئی ، بہت زیادہ دیکھا ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی اور MQM کی جو senior leadership ہے اور جو پیپلز پارٹی کی ہے، وہ senior leadership

T.V پر بھی آتی ہے، media کے سامنے آتی ہے اور بہت positive statements دیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں جو lower leadership ہے جو actual ground پر realities دیکھ رہے ہیں، ان لوگوں کے درمیان zero contact ہے۔ اس level پر trust develop کرنے کی situation ہے۔ زرداری صاحب اور اسفند یار ولی صاحب اور الطاف حسین صاحب کے بیچ میں بےشک ایک artificial trust show کیا جا سکتا ہے لیکن آپ جب تک grass roots پر trust build نہیں کریں گے تب تک it is very difficult to maintain this peace in Karachi.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Ahmad Noor: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد نور صاحب! I have to in fact three more speakers on the list, I am extremely sorry but we cannot accommodate that. Honourable Sofia Saeed.

Ms. Sofia Saeed: Thank you Madam Speaker. First of al یہاں پر جو MQM کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو آپ مانیں یا نہ مانیں MQM is a part of Government چاہے آپ ان کو political party مانتے ہیں یا نہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ کراچی میں ہر political group کی representation ہے۔ یہ basically land mafia کا issue نہیں ہے، کوئی بھی چھوٹا سا issue ہوتا ہے، وہ ethnic issue میں convert ہو جاتا ہے۔ Basically, یہاں پر کافی points discuss ہو گئے ہیں، main point is de-weaponization of Karachi تو اس کے لیے جو recommendations ہیں، پہلی بات یہاں پر search operation کی ہوئی ہے۔ Initially, آپ نے جو initiate کیا ہوا ہے، search operation سے نہیں کر سکتے کیونکہ may be Government operation سے start لیتی ہے تو situation اور severe ہو جائے گی۔ ایک تو بات یہ ہے کہ آپ Parliament میں national level پر issue کو discuss کریں تاکہ اس taking نہ لیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Government should make form of committee for granting جس میں تمام ethnic groups اور political groups کی representation ہو تاکہ وہاں نیا consensus develop ہو then party کے لوگوں میں manage mental اس کا transitive end develop کریں، جیسے یہاں پر بات ہوئی ہے۔ Then we lead towards in search operation, de-weaponization کراچی میں بہت important ہے۔ Unless and until وہاں پر violence چلتا رہے گا، اگر de-weaponization نہ روکی گئی۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Honourable Ch. Usman Ahmad.

چوہدری عثمان احمد: بہت شکریہ محترمہ سپیکر۔ میں rightly agree کروں گا کہ اس motion میں policies of three parties کی بات گئی ہے تو that is some our right that seems to be right because the coming 12 May کو ANP کی طرف سے ایک strike کی ایک call آئی ہے اور اسی same day MQM نے اس call کو support کر دیا ہے جبکہ ان دونوں پارٹیوں کے claims ایک دوسرے کے against ہیں، this is quite confusing situation کسی نہ کسی end پر منافقت بہت واضح ہے۔ دوسری چیز یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں یہ realize کرنا ہو گا کہ there is a cold war going on there اس کی sensitivity کو سمجھنا ہو گا ۔ اس قسم کے slogans کہ کراچی میں Talibanization ہو رہی ہے، اس قسم کے anti Pakistan slogans کو روکنا ہو گا ۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

ہر forum پر اس کو نہ صرف criticize کرنا ہو گا بلکہ کوئی ایسے legal actions لیے جائیں کیونکہ ہم Talibanization کے نام western border پر بہت black mail ہو چکے ہیں، ہم ایک اور محاذ afford نہیں کر سکتے ۔ اس وقت پیپلز پارٹی کا سندھ میں most confusing کردار ہے، وہ کبھی MQM کی rival ہے، کبھی وہ MQM کو loyalist movement کے against اسی طرح use کرتی ہے جس طرح مشرف صاحب نے اپنے دور میں use کیا۔ پیپلز پارٹی کو اپنے role کو بہت زیادہ clear کرنا ہو گا اور میں media کو یہاں پر request کرنا چاہوں کہ وہ اپنی strength کو سمجھیں۔ ہم نے free and fair election کا بہت ڈھنڈورا پیٹا لیکن جیو ٹی وی تھا جس نے وہ footages دکھائیں جہاں پر کراچی میں کسی حلقے میں rigging ہوتی ہوئی بہت clearly دکھائی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ ہمارے بہت سی ایسی footages ہیں جوکہ ہم national interest میں کسی بھی stage لا سکتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی کوئی footages نہیں آئیں۔ I don’t know کہ کوئی compromise ہوا یا کیا ہوا لیکن media کے through not only in Karachi بلکہ پورے ملک میں جہاں بھی کوئی ایسی footages یا footages ہیں اسے عوام کے سامنے لایا جائے اور اس قسم parties کو expose کیا جائے اور ان کو in legal term tackle کیا جائے۔ Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister to make his comments.

Miss Gul Bano: Point of order. Madam, because of the shortage of time,
آپ نے دونوں parties کی طرف سے صرف تین نام لیے تھے ، میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی، اگر آپ مجھے permission دیں، just one minute.

Madam Deputy Speaker: Miss Gul Bano actually we have to end it at 5, we have to end the session at 5.

Miss Gul Bano: Points are very important.

Madam Deputy Speaker: I would ask the Secretariat, if they could give us any more time.

Miss Gul Bano: Make it for tomorrow but it is very important motion.

Madam Deputy Speaker: We have already requested the Secretariat, O.K.

Miss Gul Bano: Madam, just give me one or two minutes.

Madam Deputy Speaker: O.K, because of the request of the Parliamentarians the Secretariat has allowed us another half an hour to discuss this topic. Now, we would need list of the speakers, Miss Gul Bano you have the floor.

Miss Gul Bano: Thank you respected Speaker.

جہاں تک ابھی MQM کی بات چل رہی تھی کہ MQM کو as a party بھی کوئی consider کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، میں ایک بات یہاں کہنا چاہوں گی کہ آج کل ایک fashion بنتا جا رہا ہے کہ آپ جتنا MQM کے خلاف بولتے ہیں۔ لگتا ہے کہ آپ بڑے democratic person ہیں، میں یہاں mention کرنا چاہوں گی کہ یہ وہی MQM تھی جس نے بےنظیر کی assassination پر interior سندھ میں موجود لوگوں کو safety provide کی، یہ وہی MQM تھی۔ میں آپ کو ایک بات اور clear کرنا چاہوں گی کہ میرا MQM سے کسی قسم کا affiliation نہیں ہے اور نہ ہی future میں میرا کوئی ایسا ارادہ ہے لیکن میں نے جو چیزیں observe کی ہیں، میں وہ آپ سے لازمی share کرنا چاہوں گی - Interior سندھ میں کسی بھی قسم کے institute میں selection کی بات آتی ہے یا job کی بات آتی ہے تو language کو بڑی importance دی جاتی ہے تو یہ وہی MQM ہے جو وہاں کے اردو speaking لوگوں کو provide support کرتی ہے۔ بات اتنی سی ہے کہ یا تو آپ اپنا پورا system change کریں، آپ ایک ایسا system لے کر آئیں جہاں پر language کی base پر discriminate نہ کیا

جائے۔ ہم پھر MQM کے خلاف بول سکتے ہیں لیکن اگر interiorسندھ میں رہنے والے minorities کو اردو speaking لوگوں کو MQM کی طرف سے support مل رہی ہے تو definitely ہم اس کی favour کریں گے۔ Thank you

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Ahmad Noor.

جناب احمد نور: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر Government کو اس کا سختی سے noticeلینا چاہیے کہ جو MQMکا leader بنا ہوا ہے اور Londonمیں روپوش ہے۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

میڈم سپیکر، میں جب اس کی statements پڑھتا ہوں یا اس کے telephonic خطاب سنتا ہوں، Indian movies میں جو Indian کے بھائی، بھائی کہتے ہیں، کئی باہر بیٹھ کر وہاں سے پورے Delhi or Mumbai کو controlکرتے۔ مجھے الطاف حسین اس طرح نظر آ رہے ہیں۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

میڈم سپیکر، انہوں نے پرسوں ایک بہت افسوسناک بات کی---

Madam Deputy Speaker: Ahmad Noor sahib, we can criticize anyone in their professional capacity but we cannot criticize them in their personal capacity.

جناب احمد نور: میڈم ، personal capacityاس نے ملک کے ساتھ کیا ہے، کراچی میں آگ پھیلا دی، وہاں پر دہشت پھیلائی ہوئی ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ ہم اس کی personal capacity کو criticize نہ کریں۔ Thank you Madam Speaker, اگر میں نے کوئی غلط بات کی ہے تو میں الفاظ واپس لیتا ہوں۔ میڈم سپیکر، اس نے جو پرسوں خطاب کیا ہے، کیا یہ پاکستان کی federation کے خلاف بات نہیں ہے کہ انہوں نے لفظ پٹھان use کیا ہے لیکن میں پشتون use کرتا ہوں کہ پشتون پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں،میں پنجاب میں پشتونوں کو role نہیں کرنے دوں گا ۔ وہ پنجاب کے اندر telephonic خطاب کر رہا ہے اور Government نے اس کو allow کیا ہے۔ میڈم سپیکر، کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے، طالبان کے نام پر پشتونوں کی نسل کشی کر رہے ہیں، میڈم وہ چاہتا ہے کہ کراچی سے پشتونوں کو نکال کر باہر کر دیا جائے لیکن یہ اس dream کبھی بھی پورا نہیں ہو گا۔ میڈم سپیکر، ہم Government سے request کرتے ہیں کہ اس طرح لوگوں پر check رکھے، اس طرح لوگوں کو اتنی آزادی نہ دے ۔ ٹھیک ہے کہ آپ کی سیاسی problem ہو گی، آپ اس کے ساتھ alliance کریں گے لیکن پاکستان کے مفادات کے لیے کسی بھائی کے ساتھ alliance نہ کریں۔Thank you Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Fawad Zia.

جناب فواد ضیا: شکریہ میڈم سپیکر۔ کافی sentimentsکی عکاسی ہو چکی ہے۔ لہذا، میں زیادہ time نہیں لوں گا، کچھ facts پر نظر ثانی کرنا چاہوں گا کہ MQM کے دور حکومت میں lastlyمشرف صاحب کے under جو تھا۔ کراچی میں زیادہ تر جو بھی development ہوئی، وہ انہی areas میں ہوئی کہ جہاں پر MQM کازیادہ voting bank موجود تھا۔ اس کے برعکس ہم آج ethnicity کی بات کرتے ہیں تو اس کو جو طول دیا گیا ہے، وہ MQM کے اپنے پچھلے پانچ چھ سالہ دور حکومت میں اپنے ہاتھ سے طول دیا ہوا ہے۔

دوسری بات یہ ہےکہ جب الطاف حسین صاحب بیان دیتے ہیں بجائے اس کے وہ اس چیر کو condemn کریں، وہ بیان میں کہتے ہیں کہ ہر شہری کو اپنے حقوق کا تحفظ کرنے کا حق حاصل ہے یعنی MQM کے vote bank میں killing ہوئی ہے تو اس کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا بدلہ خود لے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کا حکومت میں ایک role ہے، وہ حکومت کی writکو قائم کرنے کے لیے کیوں بیان نہیں دیتے نہ کہ وہ اپنے worker کواس پرignite کرتے ہیں کہ آپ کو اس پر حق حاصل ہے، آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

تیسری چیز یہ بتانا چاہوں گا کہ جس طرح ابھی ہمارے Leader of the Opposition نے بتائی کہ اگر ان بیان چل رہا ہو اور ایک طرف Talibanization کے خلاف بیان دیتے، دوسری طرف یہ ہے کہ اگر ان کے بیان کے دوران اذان کا time آجائے تو وہ کہتے ہیں کہ اذان الگ بات ہے، یہ جو ہم کر رہے ، یہ بھی جہاد ہے۔ ایک طرف Talibanization and extremist کا عنصر ہے۔ اور دوسری طرف یہso called اپنے آپ کو liberals کہیں یا روشن خیال کہیں، الطاف حسین MQM والی party ہے۔ وہ drastic measure لیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو اس چیز پر ایک خاطرخواہ ایک line develop کرنے کی ضرورت ہے اگروہ طالبان extreme ہیں تو آپ بھی extreme ہیں۔ Thank you.

Miss Sofia Saeed: Point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی مس صوفیہ۔

محترمہ صوفیہ سیعد: یہاں پر development کی بات ہوئی ہے کہ وہ ان areas میں ہوئی ہے جہاں پر ان کا اپنا vote bank ہے تو کراچی میں ایسے اردو speaking کے areas ہیں جہاں پر پانی صرف اس وجہ سےنہیں آتا ہےکہ پانی کی لائینیں سندھی گوٹھوں میں سے گزرتی ہیں۔ Basically مسئلہ صرف ایک پارٹی کا نہیں ہے، ہر ethnic group کا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ game کھیل رہے ہیں۔

جناب فواد ضیا: Madam point of personal clarification. بےشک مسئلہ ہو گا لیکن جو parksبنائے گئے جو roadsبنائے گئے، وہ انہی علاقوں میں زیادہ بنائے گئے ہیں جہاں پر MQM کا vote bank ہے۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Members, it is better, if you quote some statements, you should quote the facts and figures at the statistics from way and you have gathered this information. This would actually make your speech more credible. Honourable Zameer Malik.

جناب ضمیر ملک: بہت بہت شکریہ سپیکر صاحبہ۔ میں اس وقت چاہ رہا تھا کہ ابہام دور کروں لیکن موقع بڑی دیر سے ملا ہے۔ بات یہ کہ میری ایک بہن نے کہا کہ 27 دسمبر کو interior سندھ میں MQMنےمہاجروں کوبچایا تو ہمارے سندھ کے Transport Minister ہیں جن کا پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق ہے اور پٹھان ہیں اور ان کا نام اختر جدون ہے۔ آج وہ لنگڑے ہو چکے ہیں اور 27 دسمبر کو کراچی سے ہم نے بالکل ٹھیک سلامت بھیجا تھا کہ بی بی کے جنازے پر جاؤ۔ اس کے بعد ہمارے ناظم آباد سے ایک MPA تھے جو MPA کا election ہار گئے، ان کے بھائی کو interiorسندھ مار دیا گیا اور وہ بی بی کے جنازے پر جا رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ اس دن ہمارے اپنے لوگ محفوظ نہیں تھے تو ہم کسی مہاجر کو کسی پنجابی کو کس طرح بچاتے۔ میں ایک بات کہوں گا کہ 60سال ہو گئے کہ یہاں پر آ کر مہاجر بسے ہیں، آپ تو پاکستانی ہو، آپ تو سندھی ہو، آج تو مہاجر کی بات ختم ہونی چاہیے۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

ہمارا MQMسے اختلاف نہیں ہے، ہمارا اختلاف یہ ہےکہ آپ لسانی سیاست کر رہے ہو۔ میں قوم کا اعوان ہوں اور میرے بڑے بتاتے ہیں کہ ہم 8 ,7 سو سال پہلے افغانستان سے آئے تھے تو افغان قبیلہ افغانستان سے آ کر یہاں settle ہوا ہے تو آج میں یہ بولوں کہ ایک افغانستان پارٹی بنا دوں تو پھر کوئی ترکی سے آیا ہوا ۔ کوئی مغل دور میں کہاں سے آیا ہے تو پھر سارے اپنی اپنی parties بنا لو، پاکستان کی بات مت کرو۔ یہاں الطاف حسین سے ہماری جنگ ہے، ہمارے جنگ کسی مہاجر کے ساتھ نہیں ہے، مہاجر پاکستان میں آئے ، انہوں نے ہندوستان چھوڑا، ہم خدا کی قسم انہیں soluteکرتے ہیں، ہماری پاکستان کے لیے کوئی قربانی نہیں ہے، اگر پاکستان کے لیے قربانی ہے تو وہ اردو کے لیے ہے کہ انہوں نے اپنی زمین چھوڑی ، اپنا گھر بار چھوڑے اور پاکستان میں آئے۔

جہاں تک یہ بات کی گئی کہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ لسانی جنگ نہیں ہے، ANPکے اندر جو پختونوں کی پارٹی ہے، اس کے اندر بھی مہاجر ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی کراچی ڈویژن کا صدر فیصل رضا عابدی دو مہینوں سے اسلام آباد میں بیٹھا ہوا ہے، سینیٹر ہے، اس کو MQM کی طرف سےکراچی میں threat ہے۔ آپ کو Capital

Talk کا reference دیتا ہوں، جہاں حامد میر نے اس سے پوچھا کہ بھائی دو مہینوں سے اسلام آباد میں بٹھے ہوئے ہیں، آپ کراچی کیوں نہیں جا رہے، آپ کراچی ڈویژن کے صدر ہیں، آپ سینیٹر ہیں۔ ان کو جان کی threatہے، ان کو جان سے مارنے دینے کی دھکمیاں دی جا رہی ہیں، کیوں؟ انہوں نے MQM کے ایک بندے خلاف murder کی FIR کٹوائی ۔ یہ جو لسانی بات کی ہے، سندھی ، پنجابی، بلوچ کراچی میں interior سندھ میں کسی سندھی کا کسی مہاجر سے کوئی clash نہیں ہے کیونکہ ہم مہاجر کو مہاجر تصور نہیں کرتے ، ہم ان کو سندھی اور پاکستانی تصور کرتے ہیں۔

(اس موقع پر desksبجائے گئے)

اب مسئلے کا حل جو ہے، مسئلے کا حل یہ ہے کہ 25 سال سے یہ جنگ چل رہی ہے، کوئی بولتا ہےکہ یہ سندھی مہاجر کی جنگ ہے، کوئی بولتا ہےکہ پٹھان مہاجر کی جنگ ہے، یہ جنگ نہیں ہے، یہ پاکستان توڑنے کی سازش ہے جس میں الطاف حسین صاحب ہندوستان کے agentبنے ہوئے ہیں، اگر نہیں بنے ہوئے تو ہندوستان میں جا کرجب انہوں نے یہ بات کہی کہ پاکستان بننا برصغیر کے مسلمانوں پر سب سے بڑا ظلم تھا ۔ انہوں نے میری نظر میں قائد اعظم کو ظالم قرار دیا کہ پاکستان کا بننا ہماری 5 کروڑ آبادی جو یہاں پر settle تھی، وہ بےچارے کٹتے رہے، مرتے رہے، وہ بھوکے، پیاسےیہاں پر پہنچے، ان کی قربانیاں ہیں اور آج آپ ان کی قربانیوں کو کہتے ہو کہ پاکستان کا بننا برصغیر پر ایک ظلم تھا۔ میں بات آگے بڑھاؤ گا کہ آج میرے دوست کراچی سے بیٹھے ہوئے ہیں اور جن کے ہمدردیاں متحدہ قومی موومنٹ کے ساتھ ہیں اور ہونی بھی چاہئیں کیونکہ وہ آپ کی پارٹی ہے، آپ اس کو vote دیتے ہو، یقیناً مہاجر پاکستان پیپلز پارٹی کو کم اور MQMکو زیادہ supportکرتے ہیں ۔ ہماری جنگ کسی مہاجر سے نہیں ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کراچی آپ کا بھی ہے، یہ کراچی ہمارابھی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کراچی جن کے سو سالہ کھاتے ہیں، یہ ان کا ہے لیکن ہم پھر بھی کہتے ہیں کہ آپ آؤ ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر بات کروں۔ ہوتا کیا ہے کہ یہاں دوستوں نے بڑی غلط quotations دیں کہ development ہو رہی ہے کیونکہ mediaحقیقت کو show نہیں کر رہا، میں دوستوں کو کہوں گا کہ U-tube پر جا کر ایک video search کریں جس میں MQM کا UC ناظم اپنی beltاتار کراچی کونسل کے اجلاس میں ایک بےچاری نہتی عورت کو مار رہا ہے، U-tube پر جا کر check کریں۔ کیا یہ الطاف حسین کی حق پرستی ہے، ہم اس پر کیوں نہیں بولے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ 12 مئی کو یہ سازش تھی ، MQM نے ریلی کس issue پر نکالی ، میرا الطاف حسین سے یہ سوال ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ 12 مئی MQM کے خلاف سازش تھی۔ جناب rallies تو issues پر نکالی جاتی ہیں، آپ Government میں تھے، آ پ کے پاس کیاissueتھا، ہمارے پاس تو عدلیہ کا issue تھا، ہم اس پر سیاست کر رہے تھے، آپ نے ریلی نکالی اور جب دوسری جماعتوں نے اعلان کیا، اس تک آپ نے اعلان بھی نہیں کیا تھا پھر آپ نے وکیلوں کا جلا دیا ۔ اب برائے مہربانی ہمارا MQM سے کوئی مقابلہ نہیں ہے، میں صدر پاکستان آصف علی زرداری سے آخر میں اپیل کروں گا اور اس mediaکرو کہوں گا کہ زرداری صاحب کو بولو، یہ کراچی کی youth اور نوجوان ہاتھ جوڑ کر بولتے ہیں کہ خدا کا واسطہ اپنی seatکا چکر چھوڑ دو۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا کارکن ہی نہیں مر رہا بلکہ کراچی میں غریب کا بچہ مر رہا ہے تو برائے مہربانی اقتدار جاتا ہے تو جائے لیکن کراچی میں غریب کا بچہ نہیں مرنا چاہیے۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Thank you. محترم عبداللہ لغاری۔

جناب عبداللہ خان لغاری: شکریہ محترمہ سپیکر۔ کافی کچھ ضمیر ملک صاحب فرما چکے ہیں لیکن سب سے پہلے جو واقعات اور پچھلے دنوں جوخصوصاً واقعات ہوئے ہیں جس میں 27افراد کی ہلاکت سامنے آئی اور یہ واقعہ جہاں MQM کے دو کارکنان کے قتل سے شروع ہوا جس کے بعد پورے شہر کو ایم کیوایم کے ایک اشارے پر آگ لگا دی گئی، اس کو condemnکرنا بہت ضروری ہے۔ ساتھ ہی یہ کہوں گا کہ یہ کہتے ہوئے عجیب سے لگتا ہے کہ ایم کیو ایم کے کارکنان کے بقول قائد تحریک کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے مطلب ہے کہ لطیفہ تو یہ ہے کہ سازشی خود کہہ رہے ہیں کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ بڑی عجیب سی بات ہے کہ جن پورے کراچی میں hold ہے، جنہوں نے بندوق کی نوک ہے، gun point پر پورے شہر کو اپنی تحویل میں لے رکھا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے 12مئی کوبلاتفریق چاہے وہ ن لیگ کے تھے، چاہے تحریک انصاف کے،چاہےپیپلز پارٹی کے تھے، انہوں نے ان لوگوں کو بےدریغ قتل کیا، سڑکوں پر عام شہریوں کی قتل و غارت کی گئی، media پر حملہ کیا گیا۔ اس حوالے سے کوئی دو رائے نہیں ہوسکتی کہ یہ سارا قصہ ایم کیو ایم کا اپنا بنایا ہواہے جس کا ذکر ضمیر ملک صاحب نے پہلے بھی کیا کہ جس طریقے سے انہوں نے Indiaمیں خطاب کیا کہ "Pakistan was the biggest blunder in the history of the sub continent" جس کو India کے لوگوں نے بڑے حیرت کی نگاہ سے دیکھا ، یہ وہ ایک شخص ہے جو پاکستان کی ایک بڑی جماعت کا اپنے آپ کو leaderکہتا ہے۔ پاکستان کے لوگوں کا representative کہتا ہے اور جاگیرداروں کے خلاف آواز اٹھانے کی بات کرتاہے، وہی آج کہہ رہا ہے کہ پاکستان کا بننا ہی ایک غلط اقدام تھا تو یہ بڑی عجیب سی صورت حال لگتی ہے کہ یہاں پر جو developments ہو رہی ہیں۔ اس حوالے سے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ارباب اختیار اس وقت بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور مفاہمت کی بات کر رہے ہیں، ان لوگوں کو یہ بات پتا ہونی چاہیے کہ مفاہمت ان لوگوں سے کی جاتی ہے جن track recordبہت صاف ہو۔ مفاہمت ان لوگوں سے کی جاتی ہے پاکستان کی development کے حوالے سے، پاکستان کے مسائل کے حوالے سے ایک سچا prospectiveرکھتے ہوں نہ کہ ان لوگوں سے جن کا ایک مجرمانہrecord ہے نہ کہ ان لوگوں سے جنہوں نے ایک اشارے پر کراچی ایک business hub کو اپنی تحویل میں رکھا ہے، وہاں قتل و غارت اور وہاں پر آگ لگائی ہوئی ہے۔ اس حوالے سے ہمیں آج پہچاننا ہو گا کہ کون کتنا سچا ہے، کون کتنا اس ملک کے خلاف ہے اور کون اس کے حق میں ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister to speak about this topic. Yes, Essam sahib.

جناب ایصام رحمانی: Sorry Madam Speaker, ساروں کی باتیں سن رہا تھا تھوڑے سے statistical facts and figures میرے خیال سے دینی بڑی ضروری تھیں۔ Public transport 80% سے زیادہ that is

hotels 80% own by Pathans, سے زیادہ پٹھانوں سے own کرتے ہیں۔ کراچی تین دن بند رہا، میرے اپنے مزدوروں نےاتنی مشکلوں سے کھانا arrange کیا، it is terrible, hotels بند تھے، کھانا کھانے کے لیے نہیں تھا۔ پانچ لوگوں نے مل کر کراچی کو بند کر دیا اور ان پانچ لوگوں کو ساری عوام recognizeکر رہی ہے اور اس کے باوجود ہم لوگ کچھ نہیں کر پا رہے۔ یہ حکومت state writ کی بات کرتی ہے، کچھ بھی نہیں کر پا رہی ہے۔ میں کراچی میں رہ رہا ہوں، میں گھر سے باہر نہیں نکل سکتا، we have been living there for 24 years, this is terrible, اس کا solution has to go beyond this. یہ یہاں پر ختم نہیں ہو نا چاہیے، we have to take this out side جب یہاں پر سارے متفق ہیں، میں Prime Minister سے request کروں گا کہ let us take this out side, let us take out side the Parliament that let us get something done کیونکہ ہمیں پتا نہیں ہے، ہمیں seriously پتا نہیں ہےکہ کیا ہے، کیا نہیں ہے۔ ہم نے تو پھر بھی اپنے گھر میں راشن arrange کر دیا ، مگر جو مزدور جو وزیرستان سے migrate ہو کر آیا ہوا ہے۔ میں آپ کو یہاں پر ایک کہانی بتانا چاہتا ہوں کہ بھٹو کالونی میں وزیرستان سے displaced persons جن کو طالبان کہا جا رہا ہے،although ان کی ان سے کوئی affiliation نہیں ہے، پیسے جوڑ کے، جوڑ کے اڑھائی لاکھ روپے کا سامان اپنی دکان پر رکھا اور وہ نماز پڑھنے کے لیے دکان چھوڑ کر گیا جب واپس آیا ہے تو دکان خالی تھی۔ دکان خالی تھی، اس بےچارے غریب کا کیا رہا؟ اس نے کہا کہ اس سے اِچھا ہے کہ میں نے یہاں پر کچھ کرنا ہی نہیں ہے تو میرا کام ہی کیا ہے، میں چلا جاؤں and this is what they wanted. دو مہینوں سے زیادہ ہو گئے تھے کہ یہ لوگ چاہ رہے تھے کہ کسی طریقے سے disturbance cause ہو۔ سب نے اس کو recognize کیا، disturbance cause ہو ئی اور this is not the end, it is not the end because our leader don't want to end, our leaders don't' want to end. Businesses are clasping, your industry is clasping, your exports are clasping and this is Karachi, this is Pakistan, it is a mini Pakistan. خدا کے لیے ایسا ظلم نہ کرو، یہاں سے باہر نکلتے ہیں، let us go to places, please آپ نہیں سمجھ رہے جو کہانی وزیرستان میں ہو رہی ہے جو فاٹا میں ہو رہی ہے جو سوات میں ہو رہی it is none the less in Karachi, we have to do something about it. ہم نے لوگوں کو بھوکا نہیں سونے دینا، ہمارا country agriculture country ہے، اس کے باوجود لوگ بھوکے سو رہے ہیں، وہ اس لیے بھوکا نہیں سو رہے کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے نہیں ہے، وہ اس لیے بھوکا سو رہے کیونکہ ہمارے حکمران نہیں چاہتے کہ یہ لوگ کھا کر سوئیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہماری عوام پیٹ سے سوچنے کے لیے مجبور ہو جائے اور عقل سے نہ سوچے۔ خدا کے لیے ایسا کام نہ کرو اور ہم لوگ یہاں پر آئے ہوئے ہیںthis is a perfect opportunity کہ we make this motion a resolution, صحیح ہے، we debate on it and then this resolution is put forward in the actual Parliament, they have to debate on this, we want to know. یہ عوام چاہتے ہیں کہ وہ لوگ کیا سوچتےہیں، کوئی statement نہیں ہے، کچھ نہیں ہے، it is terrible.

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister, if both the parties have consensus over meeting it resolution and if you can kindly forward it to the Secretariat.

Mr. Ahmad Ali Babar(Prime Minister): Thank you Madam Speaker.

یہاں پر جو debate ہوئی ہے ، اس پر کم بیش ایک خاص policy کی revolve کرتے ہوئے، ہمارے سامنے ایک unanimous point of view آیا ہے تو Green Party and Blue Party سے اس resolution پر کام ہو رہا ہے اور چند ہی minutes میں یہ resolutionسامنے آ جائے گی۔ انشاءاللہ اس کے بعد پھر House strong wording کے ساتھ unanimously approve کرا لیں گے۔ Thank you Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Anybody else who would like to speak about this topic meanwhile they prepare the resolution.

Mr. Ansar Hussain: Yes Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی انصار صاحب۔

جناب انصار حسین: فاضل ممبران کی باتیں سن کر بڑی مایوسی ہوئی ہے، ایسا لگتا ہے کہ کراچی بٹ گیا ہے، ہم لوگ شخصیت پرستی کے طرف چل پڑے ہیں، کوئی MQM کے الطاف حسین صاحب کی favour میں جا رہا ہے، کوئی ANP کے لیے، کوئی طالبان کا رونا رو رہا ہے، کوئی پیپلز پارٹی کی بات کر رہا ہے۔ یہ بہت ہی المیہ کی بات ہے کہ ہم پاکستان کو متحد کرنے کی بجائے مزید انتشار پھیلا رہے ہیں۔ کراچی کی بہت اہمیت ہے ، یہ ہمارا ملک کا economic hub ہے تو massive reconciliation کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کو disintegrate ہونے سے بچا سکیں، ہم اس کو متحد کرنا ہے۔ ہمیں شخصت پرستی نہیں کرنی چاہیے اور ہمیں بالکل realistic ہونا چاہیے، اگر ہم MQM کو as a political party نہیں مانتے تو محض نہ ماننے سے اس کی سیاسی ساکھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ، کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہمیں ان کو ماننا چاہیے، میرے خیال ہم youth ہیں جو change لا سکتے ہیں، we are the up coming generation. ہمیں چاہیے کہ ہم خود ان political parties کے ساتھ affiliate ہوں، ان میں گھسیں، ان کے through experience gain کریں اور ہم change لائیں۔ میں صرف یہی کہنا چاہ رہا تھا ، بہت زیادہ massive reconciliation کی ضرورت ہے اور ہم نے ہر حال میں کراچی کو بچانا ہے۔ Thank you.

Mr. Abullah Khan Leghari: Madam Speaker, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی لغاری صاحب

جناب عبداللہ خان لغاری: میڈم سپیکر، اس motion کے through ہم اس پورے act کو condemn کر رہے ہیں نہ کہ یہاں پر reconciliation کی بات کر جا رہی ہے، وہ جو اس کے ذمہ دار ان کے ساتھ کس بات پر reconciliation کی جائے، اس لیے کہ انہوں نےبندے مارے ہیں۔

Mr. Ansar Hussain: Madam, on a point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب انصار حسین: میں یہ نہیں کہہ رہا کہ جو culprits ہیں، آپ ان کو چھوڑ دیں، میں ایک long term process کی بات کر رہا ہوں۔ Thank you Madam.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد ایصام رحمانی: سب جانتے ہیں کہ MQM one man show ہے، we do not have to repeat that. آپ joint کر لیں اور آپ join کر کے difference دکھائیں، ہم لوگ زیادہ appreciate کریں گے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: انصار صاحب! تشریف رکھیں۔ ایصام صاحب! It is just your personal opinion and everybody has the freedom of opinion اور کوئی کسی political figure کے بارے میں جو opinion رکھتا ہے، اس کا اپنا analysis ہے تو we cannot criticize anyone’s opinion. انصار صاحب! تمام سیاسی شخصیات کے بارے میں آپ کا اپنا opinion ہے، ان کا اپنا opinion ہے۔ We should not discuss each other’s opinion.

جناب ضمیر ملک: میڈم میں انصار صاحب کواپنی پارٹی میں دعوت دیتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: One thing more I have said it before as well, if the Parliament is of the opinion that some resolution should be passed unanimously. بیچ میں ایک آدھ افراد جن کو I don't know, they find it funny or hilarious اور وہ درمیان میں چھوٹا سا knock کر دیتے ہیں which creates bad impression کہ ایک اچھی بھلی resolution جس پر سب کا consensus ہے if it is passed unanimously تو it will give a positive impression from the Youth Parliament تو instead of making fun of it and just for sake of I don't know whatever they get out of it, it is better that you will take this platform very seriously. جی Prime Minister صاحب۔

Mr. Ahmad Ali Babar(Prime Minister): Thank you Madam Speaker.

اس House میں ethnic clashes کے حوالے سے جو debate generate ہوئی ہے، اس کے بعد Green Party and Green Party designated Members of نے اس motion سے related ایک resolution تیار کی ہے جو میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا کہ،

This House believes that there are widening ethnic under tones to the current crisis in Karachi which is led to wide spread clashes. Political parties must sincerely coordinate their efforts to maintain and promote law and order in Karachi so that ethnic clashes can be avoided.

میں اس resolution کو repeat کر دیتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: If you could kindly forward this to the Secretariat before we put it for voting.

جناب احمد بابر(وزیر اعظم): ٹھیک ہے۔

Mr. Muhammad Abdullah Zaidi: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی زیدی صاحب۔

جناب عبداللہ زیدی: میڈم سپیکر! میرے خیال سے اس resolution سے میری بہت زیادہ وابستگی ہے، میں کراچی کا شہری ہوں اور میں تو کبھی بھی اس کے حق میں vote نہیں کر سکتا identify unless نہ کیا، prove کرنے کی بات نہ کی جائے جو clashes پچھلے دنوں ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ بہتر نہیں ہے کہ resolution سے

آنے سے پہلے consensus لے لی جائے، اس resolution پر identify کر لیا جائے، proveکرنے کی بات کی جائے، investigate کرنے کی بات کی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House, it has been moved that this House believes that there are widening ethnic under tones to the current crisis in Karachi which is led to wide spread clashed. Political parties must sincerely coordinate their efforts to maintain and promote law and order in Karachi so that ethnic clashes can be avoided.

(The Resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: With this, we adjourn the Session till tomorrow that is 8th of May, 2009 at 9.30 A.M.

(The House was then adjourned to meet again on Friday, 8th May, 2009 at 9.30 A.M.